اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

نمبر ۲۰ — جلد ۵

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم اکتوبر ۱۹۳۱ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنہ — ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ

ایڈیٹر
قاضی محمد ظہور الدین
اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

ملکی صنعتیں	۳–۵	میاں عبدالوہاب صاحب عمر قادیان۔
سیر کوہسار	۶–۸	عبدالرحیم شبلی از گھڑیال کوہ مری۔
مالی بیحالی	۸–۱۰	ماخوذ
ضلع لدھیانہ اور اسکی خصوصیات	۱۱–۱۳	محترمہ امۃ اللہ مبارکہ قادیان
سورۃ فاتحہ سب سے بہتر دعا ہے	۱۴–۱۵	محترمہ لیاقت زمانی بیگم صاحبہ بلب گڑھ۔
ہمارا نبی کریم	صہ ۱۶	ماخوذ
مسجد لنڈن کا چندہ	صہ ۱۷	محترمہ امۃ اللہ جان صاحبہ جہلم۔
فہرست چندہ مسجد لنڈن	۱۷–۱۹	ناظر بیت المال۔

KHILAFAT LIBRARY
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضعیفہ اور حضرت عمرؓ

عام الرمادہ کہتے ہیں جس کو عرب میں لوگ
عہد خلافت عمری کا وہ سال تھا
اس سال قحط عام تھا ایسا کہ ملک میں
لوگوں کو بھوک پیاس سے جینا محال تھا
پانی کی ایک بوند نہ ٹپکی تھی ابر سے
ہر خاص و عام سخت پراگندہ حال تھا
اعراب کی بسر حشرات زمیں پہ تھی
سب اُٹھ گیا جو فرق حرام و حلال تھا
تشویش سب سے بڑھ کے جناب عمر کو تھی
ہر دم اسی کی فکر اسی کا خیال تھا
تدبیر لاکھ کی نہ مگر رک سکا وہ قحط
گو انتظام ملک میں ان کو کمال تھا
معمول تھا جناب عمر کا کہ متصل
کرتے تھے گشت رات کو سونا محال تھا
اک دن کا واقعہ ہے کہ پہنچے جو دشت میں
کوسوں تلک زمین پہ خیموں کا جال تھا
بچے کئی تھے ایک ضعیفہ کی گود میں
جن میں کوئی بڑا تھا کوئی خورد سال تھا
دیکھا جو اس کو یہ کہ پکاتی ہے کوئی چیز
جاتا رہا جو طبع حزیں میں ملال تھا
سمجھے کہ اب وہ ملک کی حالت نہیں رہی
کم ہو چکا ہے قحط کا جو اشتعال تھا
پوچھا خود اس سے جا کے تو رونے لگی کہ آہ
کیا آپ کو غذا کا بھی یاں احتمال تھا
بچے یہ تین دن سے تڑپتے ہیں خاک پر
میں کیا کہوں زباں سے ان کا جو حال تھا
مجبور ہو کے اُن کے بہلنے کے واسطے
پانی چڑھا دیا ہے یہ اُس کا اُبال تھا؟
اُن سے یہ کہہ دیا ہے کہ اب مطمئن رہو
کھانا یہ پک رہا ہے۔ اسی کا خیال تھا
بے اختیار رونے لگے حضرت عمرؓ
بولے کہ یہ مرے ہی کئے کا وبال تھا
جو کچھ کہ ہے یہ سب ہے مری شامت عمل
از بس گناہ گار مرا بال بال تھا
بازار جا کے لائے سب اسباب آب و نان
جو زخم قحط کا سبب اندمال تھا
چولھے کے پاس بیٹھ کے خود پھونکتے تھے آگ
چہرہ تمام آگ کی گرمی سے لال تھا
بچوں نے پیٹ بھر کے جو کھایا تو کھل اُٹھے
ایک ایک اب تو فرط خوشی سے نہال تھا
تھی وہ زن ضعیف سراپا زبان شکر
یاں حضرت عمرؓ کو وہی انفعال تھا
کہتی تھی وہ جناب عمرؓ سے کہ سچ یہ ہے
ہوتا جو تو خلیفہ تو شایان حال تھا
عُہدہ عمرؓ کو یہ جو ملا تجھ سے چھین کر
جو کچھ گذر رہا ہے یہ اُس کا وبال تھا

KHILAFAT LIBRARY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ یکم ستمبر ۱۹۳۱ء

ملکی صنعتیں!

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء مشین اور فیکٹری کی بنی ہوئی چیزوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں ۔ کیونکہ مشین کی بنی ہوئی چیزیں عام طور پر سستی اور خوبصورت ہوتی ہیں ۔ مگر اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ کہ ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء سینکڑوں سالوں سے چلی آ رہی ہیں ۔ اور بہت سی مشکلات اور حوصلہ افزائی کی کمی کے باوجود باقی ہیں ۔

KHILAFAT LIBRARY

ملکی صنعت کی ترقی کے راستہ میں بہت سی مشکلات ہیں ۔ اوّل تو ان کا کوئی انتظام نہیں ۔ پھر انہیں ملک میں مشتہر کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ۔ وہی پورانے آلات اور کاریگروں کی غربت ۔ یہ سب باتیں ۔ اس کی ترقی میں سخت حارج ہیں ۔

کیا وجہ ہے ۔ کہ ان مشکلات کے باوجود بھی ۔ ملکی صنعت تباہ نہیں ہوئی ۔ دراصل بات یہ ہے ۔ کہ ہاتھ کی چیزیں جو پائیداری اور خوبی پیدا کی جا سکتی ہے ۔ وہ فیکٹری کی بنی ہوئی چیزیں ۔ کبھی پیدا نہیں کر سکتیں ۔ نیز مزدوری بھی کم ہے ۔ سامان سستا ملجاتا ہے ۔ کاریگر ہوشیار ہیں ۔ اور عام طور پر یہ خیال ہے ۔ کہ ہاتھ کی بنی ہوئی چیز زیادہ پائیدار ہوتی ہے ۔ ہر ہندوستانی مرد اور عورت کا فرض ہے ۔ کہ وہ اس طرف متوجہ ہو ۔ اور اس کی ترقی کے لئے کوشش کرے ۔

ڈھاکہ کا عمدہ نرم اور مہین کپڑا ۔ بنارس کے کپڑے پر سنہری زردوزی اور تلے کا کام ۔ کشمیر کا لکڑی ۔ شال اور پشمینہ کا کام ۔ کٹک میں چاندی پر صنعت کاری ۔ مرزاپور اور کشمیر کے قالین ۔ آگرہ اور جے پور کے سنگ مرمر کے کھلونے بہترین ملکی صنعتیں ہیں ۔ بعض قیمتی شال بعض دفعہ پورے ایک سال میں مکمل ہوتے ہیں ۔ باوجودیکہ ان کاریگروں کے پاس وہی پورانے آلات ہیں ۔ اور ان کی اجرت بہت کم ہے ۔

ان کے کام کے اوقات بالکل بے قاعدہ ہیں ۔ اور بازار میں ان کی اشیاء کی کھپت بہت کم ہے ۔ مگر پھر بھی ملکی صنعت بالکل مردہ نہیں ہوئی ۔

کپڑا تانا بانے کا کام ۔ شیشے کا کام ۔ کھلونے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بوٹ سازی ایسی صنعتیں ہیں۔ جنکا فیکٹریوں سے سخت مقابلہ ہے۔ مگر ہندوستان میں مشین اور فیکٹریوں کا استعمال ابھی کافی وقت چاہتا ہے۔ اور وہ وقت ابھی دور ہے۔ جبکہ ہندوستان کی ساری ضروریات ان سے مہیا ہو سکینگی۔

مشینوں کی زیادہ قیمتیں۔ تعلیم کی کمی۔ اور نظام کے نہ ہونے کیوجہ سے ہندوستان کی ساری ضروریات مشین کی بنی ہوئی چیزوں سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اسلئے ہمیں چاہیئے۔ کہ ملکی مصنوعات کیطرف سے بیخبر نہ ہوں۔ جن کیوجہ سے ہندوستان کے کروڑوں غریب باشندے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

اس کام میں باہمی تعاون اور سرمائے کی سخت ضرورت ہے۔ اور سرمایہ داروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں۔ اس کام کو باقاعدہ نظام کے ساتھ چلایا جائے۔ اسوقت دیسی صنعت کے انحطاط کی بڑی وجہ غربت ہے۔

کاریگر سرمایہ عام طور پر قرض لیتے ہیں۔ اور روپیہ دینے والے کی مرضی کے مطابق اشیاء بناتے ہیں۔ اُن کے بیچنے کا انتظام بھی انہیں خود ہی کرنا پڑتا ہے۔ اور عام طور پر یہ لوگ تجارت کے کام سے ناواقف ہوتے ہیں۔ نہ انہیں عوام مذاق کا کما حقہ علم ہوتا ہے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انہیں بمشکل اسکی مزدوری بچتی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ان مشکلات کا کوئی ازالہ کیا جاوے۔ اور صناعوں کی حالت کو سنوارا جائے۔

ہندوستان میں کروڑوں زمیندار ہیں۔ زراعت کے بعد ان کے پاس کافی وقت بچ جاتا ہے۔ اور باقی وقت وہ حقہ نوشی یا سو کر گذارتے ہیں۔ دراصل ان کے کام کا وقت سال میں پانچ چھ ماہ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ لوگوں کی بہتری کی خاطر ان کا یہ خالی وقت انکی اپنی ضروریات کے پورا کرنے میں صرف ہونا چاہیئے۔

ایک قوم اسقدر وقت اور طاقت رائگاں ضایع نہیں کر سکتی۔ اور اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اسے کسی مصرف میں لائے۔ اگر ملک دوسرے ممالک کی صف میں عزت کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اس وقت اور قوت کو کسی مفید مقصد میں صرف کرے۔

ہماری ہندوستانی عورتیں عموماً گھر کے کام کے سوا اور کوئی کام نہیں کرتیں۔ ان کے پاس کافی وقت بچ جاتا ہے۔ جو صرف فضول باتوں میں ضایع ہوتا ہے۔ اگر وہ ملکی صنعت کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور ابتدا میں آسان آسان کام شروع کریں۔ تو یہ آمدنی کا ذریعہ بھی ہو سکتا ہے۔ قرض اور غربت بہت جلد دور ہو سکتے ہیں۔ چرخا اس ضرورت کو پورا کر سکتا ہے۔ یہ نہایت آسانی سے مہیا ہو سکتا ہے۔ اور اس کا استعمال بھی مشکل نہیں۔ وہ دن کیسا مبارک ہوگا۔ جب ہندوستان اپنی ضرورت کی اشیاء خود مہیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

KHILAFAT LIBRARY

کر سکے گا۔

ہمارے ملک میں دیہات کے رہنے والے بہت قدامت پسند ہیں۔ اور نئی ایجادات کو بہت مشکل سے قبول کرتے ہیں۔ ان کے پاس اتنا روپیہ بھی نہیں ہوتا۔ کہ نئے آلات خرید سکیں۔ ان میں تعاون کی کمی ہے۔ وہی آلات جو صدیوں سے استعمال ہو رہے ہیں۔ آج بھی وہی ہیں۔ ان میں ذرہ بھر ترقی نہیں ہوئی مگر کوئی شخص ایجاد بھی کرتا ہے تو وہ اپنے راز کی خوب حفاظت کرتا ہے! اور بہت دفعہ دیکھا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی ایجاد اپنے ساتھ ہی قبر میں لے گیا۔

زمیندار تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ اپنے آمد اور خرچ کو برابر رکھنا نہیں جانتے۔ اگر کوئی زمیندار کچھ امیر ہو گیا تو اس نے اسی کے مطابق اپنے اخراجات بڑھا لیے۔ جب روپے میں کمی آگئی تو قرض لے لیا۔ اس وجہ سے ہمارے زمینداروں کا بیشتر حصہ قرضدار ہے۔

اگرچہ گورنمنٹ نے ملکی صنعت کے لئے ڈائرکٹر مقرر کئے ہیں۔ مگر ان سے معتدبہ فائدہ نہیں ہوا۔ ہماری یونیورسٹیوں کے گریجویٹ اس میں کچھ دلچسپی نہیں لیتے۔ گورنمنٹ نے یہ کام ڈسٹرکٹ بورڈوں اور مشنریوں کے حوالہ کر دیا ہے۔

مشنری سوسائٹیوں نے اچھا کام کیا ہے۔ اگرچہ ان کے کام میں مذہبی جذبہ کارفرما ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے پاس کبھی اس قدر فنڈ ہی نہیں ہوتے کہ اس کی طرف توجہ کریں۔

اسوقت ملک میں بیروزگاری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ صنعتی سکول کھولے جائیں۔ جن کے پاس کافی فنڈ ہوں۔ گورنمنٹ اور ڈسٹرکٹ بورڈ انہیں گرانٹ دیں۔

نائٹ سکول بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ کوآپریٹو سوسائٹیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے یہ سوسائٹیاں دستی صنعتوں کے لئے مصالحہ بہم پہنچائیں! اور ان کی فروخت کا انتظام کریں۔

اگر ان سوسائٹیوں کو صحیح طریق پر چلایا جائے تو ملک کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ عوام کا فرض ہے۔ کہ وہ خود اس طرف توجہ کریں۔ پرائیویٹ سوسائٹیاں کھولیں۔ صرف گورنمنٹ کا منہ تکنا کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ امراء اس کام میں بہت مدد کر سکتے ہیں۔ اور غیر ملکی سستی اور ناپائیدار اور نمائشی اشیاء خریدنے کی بجائے! انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے ملک کی بنی ہوئیں مضبوط اور عمدہ چیزیں خریدیں۔ ہر دیسی چیز جو خریدی جاتی ہے۔ دراصل ملکی صنعت کی ترقی میں امداد ہوتی ہے۔ کوئی وجہ نہیں جاپانی سلک جو ایک ہی دھلائی میں خراب ہو جاتا ہے۔ خریدا جائے۔ اور بنارس اور ڈھاکہ کا بنا ہوا سلک نہ خریدا جائے جو جاپانی سلک سے ہزار درجہ زیادہ پائیدار ہوتا ہے۔

پرائیویٹ فرموں۔ میونسپل کمیٹیوں۔ اور دیگر مقامی کمیٹیوں کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے۔ کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹکنیکل سکول کھولیں۔ ہندوستان کے تمام اہم قصبوں اور شہروں میں گاہے گاہے ملکی مصنوعات کی نمائشیں ہونی چاہئیں۔ مذہبی اور سوشل ریفارمروں کا فرض ہے۔ کہ وہ عوام میں اس کی تلقین کریں۔ راعی اور رعایا اس کام میں تعاون کریں۔ اور ملک میں ایسی کانفرنسیں کیجائیں۔ جسکا مقصد ملکی مصنوعات کی ترقی ہو۔ ہر ہندوستانی مرد عورت اور بچے کا فرض ہے خواہ کسی جماعت اور مذہب سے تعلق رکھتا ہو کہ وہ ملکی مصنوعات کی قدر کرے۔ اور اسطرح ملکی خدمت کا حق ادا کرے۔

(عبدالوہاب عمر)

سیر کوہسار

(۱)

شمالی ہند کے وہ باشندے جو قدرت کی دلفریب نیرنگیوں کے شیدائی ہیں۔ اور دنیا میں ایک امن و امان کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں یا وہ لوگ جو موجودہ عالمگیر کساد بازاری کیوجہ سے تنگدست ہیں لیکن موسم گرما کی تعطیلات پہاڑ پر گذارنے کی آرزو رکھتے ہیں۔ ان کے لئے مناسب یہی ہے۔ کہ وہ گھڑیال کی چھوٹی سی بستی (جو مری سے پانچ میل کے فاصلے پر ہے) میں سکونت پذیر ہوں۔ یہ بستی عرصہ دراز سے پہاڑوں کے اندر محوِ خواب رہی ہے اور دنیا کے ہنگاموں سے دور اور آبادیوں کے شور و شر سے قطعی مبرا ہے۔ اگرچہ ان لوگوں کے لئے جو رقص و سرود اور سینما اور تھیٹر کے شوقین ہیں۔ زندگی یہاں دوبھر معلوم ہوگی۔ اور دن طویل معلوم ہوں گے لیکن وہ لوگ جو جانتے ہیں۔ کہ

محفلِ قدرت ہی اک دریائے بے پایانِ حسن
آنکھ اگر دیکھے تو ہر قطرے میں ہے طوفانِ حسن
حسنِ کوہستاں کی ہیبت ناک خاموشی میں ہے
مہر کی ضوگستری شب کی سیاہ پوشی میں ہے

ان کے لئے اس گلزارِ جہاں سے بہتر کوئی اور کم خرچ بالانشین جگہ ملنی محال ہے۔

وہ انسان جو ننھے ننھے پرندوں کی ہم آوازی میں زندگی کا راز مضمر سمجھتے ہیں۔ اور جن کے لئے ہوا کی سَر سَر اور بہتی ہوئی ندیوں کے راگ میں وعظ و نصیحت کا ایک بے پناہ طوفان موجزن ہے اور وہ آدمی جو دنیا کے بکھیڑوں سے تنگ آکر بہ بانگِ دہل پکار اٹھتا ہے۔

؎ شورش سے بھاگتا ہوں دِل ڈھونڈتا ہے میرا
ایسا سکوت جس پر تقریر بھی فدا ہو
مرتا ہوں خامشی پر یہ آرزو ہے میری
دامانِ کوہ میں ایک چھوٹا سا جھونپڑا ہے۔

اس کے لئے یقیناً یہ چھوٹی سی بستی نہایت موزون ثابت ہوگی۔ اور اپنے ایام زندگی عیش و طرب میں گذارے گا۔

جب کوئی مسافر مری کی پہاڑیوں میں پہنچتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ تو اپنے سامنے رنگا رنگ کی بساط بچھی ہوئی پاتا ہے۔ جہاں مرغانِ خوش الحان اپنی نغمہ سنجیوں سے اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ جہاں خوش آواز پرندے اس کے لئے ہمیشہ دلچسپی کا سامان مہیا رکھتے ہیں۔

گھڑیال کی خوشنما پہاڑی پر ایک مختصر سا مکان آسانی سے مل سکتا ہے۔ جہاں سے کشمیر جنت نظیر کی دلفریب پہاڑیوں کا نظارہ ہر وقت پیش نظر رہتا ہے۔ جب صبح ہوتی ہے۔ تو برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیوں کے عقب سے آفتاب جہان تاب اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوتا ہے اور اس کی سیمابی شعاعیں برف سے منعکس ہو کر ایک کیف آور نظارہ پیدا کرتی ہیں۔ جب شام ہوتی ہے۔ تو شفق کی گلکاریاں ایک حیرت کن مگر دل موہ لینے والا منظر پیش نظر کرتی ہیں۔ سامنے کے پہاڑ پر دیوالی کی طرح دیئے ہی دیئے نظر آتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ زمین پر ایک دوسرا آسمان اُتر آیا ہے۔ جہاں بے شمار ستارے جھلمل جھلمل کر رہے ہیں۔

جب تاریکی کا پردہ پہاڑوں کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اور نیلگوں آسمان پر چاند اپنی طلعت زیبا اور روشنی سے بقعۂ نور بنا رہا ہوتا ہے۔ یا جس وقت ماہِ نو کی کشتی آہستہ آہستہ محو خرام ہوتی ہے۔ تو اس وقت آپ جھونپڑے کے باہر ایک پتھر پر بیٹھ جائیے۔ اور اس دنیا کی نیرنگی پر غور کریں۔ تو آپ کا دل فرحت و انبساط سے معمور ہو جائے گا۔ اور ایسا معلوم ہوگا۔ کہ آپ اس دنیا سے پرے کسی عالم بالا میں سکونت پذیر ہیں جہاں کی فضا نہایت لطیف اور جہاں کے باشندے خاکی جسم سے آزاد پھرتے ہیں۔

موسم برسات میں بادلوں کا چڑھنا اور اُترنا اور قوس قزح کی رنگینیاں۔ ایسے نظارے ہیں۔ جن کو گھنٹوں مشاہدہ کرنے سے بھی انسان نہیں تھکتا۔ ابھی سامنے کے پہاڑ صاف نظر آرہے ہیں۔ اور ابھی ساتھ والی کھڈ سے سفید سفید دھواں اٹھتا نظر آئے گا۔ اور آناً فاناً تمام پہاڑ اور وادیاں اسمیں چھپ جائیں گی۔ کبھی وہ بادل آپ کے گھر میں آکر کپڑوں کو نمناک کر جائیں گے۔ اور کبھی اتنی بلندی پر چلے جائیں گے۔ کہ گویا وہ زمینی لوگوں سے متنفر ہو کر آسمانی خطوں میں رہائش کو ترجیح دیتے ہیں۔ کبھی اس زور سے بارش ہوگی۔ کہ بجلی کی کڑک اور بادل کی رعد سے اچھے بھلے آدمیوں کے دِل دہل جائیں گے۔ اور ایسا معلوم ہوگا۔ کہ گویا آسمان پھٹ جائے گا۔ اور زمین اپنے خزانے اگلنے شروع کر دے گی۔ اور پہاڑ بالو کے ٹیلوں کی طرح نیچے آرہیں گے۔ یا اُن کی دھجیاں فضائے آسمان میں اڑتی پھرینگی۔ لیکن وہ پہاڑ نہایت دلجمی سے مشکلات کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور سخت سے سخت طوفان بھی ان کو نقصان پہنچانے سے قاصر رہتا ہے۔

غرضیکہ یہ مقام بہت خوشنما اور پُر بہار ہے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

KHILAFAT LIBRARY

جس نے نسیم سحری کی اٹکھیلیوں اور کیف آور ہواؤں کے عنبرین جھونکوں کا حظ اٹھانا ہو۔ اور جس نے دنیا کی شورشوں سے بھاگ کر راحت و آرام کی زندگی بسر کرنی ہو۔ اور جس نے باوجود تنگدستی کے پہاڑی نظاروں سے لطف اندوز ہونا ہو۔ تو میں نہیں سمجھتا۔ کہ اس بستی سے زیادہ کوئی اور موزوں جگہ مل سکے گی۔

آؤ آؤ کہ یہاں دھانوں کے سرسبز اور کٹو کے لہلہاتے ہوئے زعفرانی کھیت ہر وقت پیغام دعوت دے رہے ہیں۔ خوش رنگ پرندے اپنی پرسرور راگنیوں سے آپ کا استقبال کریں گے۔ اور خوش منظر جنگلات آپ کے لئے دلچسپی کا سامان مہیا رکھیں گے +

عبدالرحیم شبلی از گھڑیال کوہ مری

پنجاب کی مردم شماری

تازہ مردم شماری کی رو سے پنجاب کی کل آبادی ۲۳۵۸۰۸۵۲ نکلی ہے جسکی قوم وار تفصیل حسب ذیل ہے

مسلمان	۱۳۳۳۲۴۶۰	یا ۵۶٫۵۳	فیصدی
ہندو	۶۳۲۸۵۸۸	۲۶٫۸۳	〃
سکھ	۳۰۶۴۱۴۴	۱۲٫۹۹	〃
دیگر اقوام	۸۵۵۶۶۰	۳٫۶۲	〃

دیگر اقوام میں حسب ذیل قومیں شامل ہیں جنکی علیحدہ علیحدہ آبادی بھی ہدیہ قارئین کرام کی جاتی ہے۔

ادھرمی ۲۹۹۳۰۷ جین ۳۵۲۸۴ بدھ ۵۷۲۳۳ پارسی

مالی بحالی

نوشتہ مسٹر ایف۔ ایل۔ برمن صاحب بہادر کمشنر لاہور
ترجمہ مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے۔ وکیل گوڑگانوہ۔

سقراط۔ ہاں تو چودھری جی میں نے سنا ہے۔ کہ تم نے اپنے حصہ کی مالگذاری اور آبیانہ دے کے پاپ کاٹ دیا ہے۔

چودھری۔ ہاں سقراط میں نے دیدیا ہے۔ اور وہ بھی وقت پر دیا ہے۔

سقراط۔ بہت خوب! یہ بہت بڑی بات ہے۔

چودھری۔ لیکن سقراط مجھے اپنی بیوی سے سخت حجت کرنی پڑی۔

سقراط۔ چودھری جی اس کو اس معاملہ سے کیا تعلق یقیناً روپیہ پیسہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اور تم گویا گھر کے خزانچی ہو۔ اور وہ گھر کی مہر سامان۔ یہی بات ہے نا؟ اور وہ کنبہ کو کھلاتی اور پہناتی ہے۔ اور تم ٹیکس ادا کرتے ہو؟

چودھری۔ سقراط یہ ایسا نرم لقمہ نہیں ہے۔

سقراط۔ تو بتاؤ کیا ہوا؟ میری اس ٹوہ کو معاف کرنا۔

چودھری۔ مجھے اس کے کچھ گہنے مانگنے پڑے۔

سقراط۔ تو پھر کیا ہوا! یقیناً وہ ایسے ہی اڑے وقت پر کام آنے کے لئے ہیں۔

چودھری۔ لیکن سقراط وہ مالگذاری کی ادائیگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے دیئے نہیں ہیں۔ ایسی کہیں سنی نہیں گئی۔

سقراط۔ تمہاری مراد یہ ہے۔ کہ کسی مقدمہ کو لڑانے یا کسی شادی کے لئے باجہ کرایہ پر منگانے کیلئے کچھ زیور بیچ دینا بالکل ٹھیک ہے اور سرکاری مالگذاری ادا کرکے اپنی آن اور ساکھ قائم رکھنے کے لئے ایسا کرنا درست نہیں۔

چودھری۔ خیر سقراط۔ ہمیں انہیں ٹیکسوں کی ادائیگی کے لئے کام میں لانے کا کبھی خیال بھی نہیں آیا۔

KHILAFAT LIBRARY

سقراط۔ بھئی تم بھی عجیب لوگ ہو۔ تن آسانی اور نفس پروری کے لئے اپنی بچائی ہوئی رقم کو خرچ کر ڈالنا۔ تو ٹھیک ہے۔ لیکن جائز و نگی رقموں کو ادا کرنا کسی طور پر درست نہیں۔ بیوی کے شوق کو پورا کرنے اور شوہر کے اسطرح بیوی پر اپنی محبت کا ثبوت دینے کے لئے تھوڑے سے زیور کے بنا لینے میں مضائقہ نہیں۔ ورنہ زیور بنوانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہی کہ وقت پڑے پر کام آوے۔

چودھری۔ یہ بڑی اچھی بات ہے۔ کہ سقراط تمنے ان مستثنیات کو مانا۔

سقراط۔ کیوں نہ مانتا۔ آخر میں بھی آدمی ہوں تم شاید یہ بات بھول گئے!

چودھری۔ نہیں میں بھولا مطلق نہیں۔ اگر تم مانو تو غالباً تم ہی ہم سب کے مقابلہ میں اور بہت اچھے

سقراط۔ خیر۔ اسباب کو تو جانے دو۔ زیور بنائیگا

ایک ہی بہانہ ہے۔ کہ اڑے وقت میں کام آئے پرانے زمانوں میں جب بنک نہ تھے۔ رقم بچانے کی یہی صورت تھی۔ کہ سونا چاندی خریدا جاتا۔ اور پھر اسے زیور کی صورت میں تبدیل کر لیتے۔

چودھری۔ تو سقراط کیا اب بھی یہ آڑے وقت میں کام آنے کی چیز نہیں رہی؟

سقراط۔ اچھا تو حساب بتلاؤ۔ تم نے سو روپیہ زیور بنوانے پر خرچ کئے۔ تم کو خالص سونے کی اتنی مقدار جو کسی وقت بیچو تو تمہیں ۷۵ روپے ملیں۔

چودھری۔ بشرطیکہ سقراط تمہاری قسمت یاوری کرے۔

سقراط۔ ہاں اس طرح ۲۵ روپے شروع میں ہی جاتے رہے۔ تمہاری نیک بخت بیوی کو ٹوم جھیلا پسند ہے اور وہ اسے بڑے شوق سے پہنتی ہے، سونا گھستا رہتا ہے۔ اور دس سال میں اس کا وزن بہت کچھ کم ہو جاتا ہے۔ اور اسوقت تمہارے سونے کے دام ۶۰ روپے رہ جاتے ہیں۔ رات کے وقت ایک چور آتا ہے اور تمہارا سونا بالکل ہی غائب ہو جاتا ہے۔

چودھری۔ سقراط مجھے یہ دلائل معلوم ہیں تمہیں ان کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

سقراط۔ ہاں میں اپنی پسماندہ سو روپیہ کی رقم بنک میں ڈالدیتا ہوں اور دس سال میں وہ دو سو روپیہ بن جاتے ہیں۔

چودھری۔ مجھے خبر ہے۔ سقراط یہ کوئی نئی بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں۔ لیکن تم ایک بات بھول جاتے ہو تمہیں میری بیوی جیسی عورت سے بٹنا نہیں پڑتا۔

سُقراط۔ چودھری صاحب میری بیوی تمہاری بیوی سے بھی بدتر ہوتی بشرطیکہ وہ بچپن میں مدرسہ میں پڑھنے نہ جاتی اور وہ سب باتیں نہ سیکھ لیتی۔

چودھری۔ یہ تو سقراط بالکل ٹھیک ہے۔ یہ بات تو میں تمہاری خوب مانتا ہوں۔ تم دیکھو گے کہ میری سب لڑکیاں اپنے بھائیوں کے ساتھ گاؤں کے مدرسے میں پڑھنے جاتی ہیں۔

سقراط۔ واہ بھئی چودھری واہ! میرا خیال ہے کہ گاؤں والوں نے تمہیں اسبات پر برادری سے خارج کر دیا ہوگا! اور تم ہر وقت انکی عاقبت کے لئے بڑے متفکر رہتے ہو گے۔

چودھری۔ سقراط۔ کیا فضول بات ہے اس گاؤں میں ہم آدمی ہیں۔ بندر یا وحشی نہیں وہ مدرسہ میں ایسی ہی محفوظ ہیں۔ جیسے گھر میں اور گاؤں کی آدھی لڑکیاں وہاں پڑھتی ہیں استاد ہم میں سے ہی ہے! اور اسکی بیوی اسکا ہاتھ بٹاتی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

سُقراط۔ چودھری۔ یہ اور بھی اچھا ہے! مجھے حیرت ہے کہ پھر بھی زیور بیچنے پر تمہارا بیوی سے جھگڑا ہوا حالانکہ تمہارا گھر ایسا ترقی یافتہ ہے۔

چودھری۔ بیچا! بیچتا؟ اگر میں اپنا ایک بھی زیور بیچتا تو میری جان اجیرن ہو جاتی۔

سقراط۔ میں نہیں سمجھا۔ اگر تم نے انہیں بیچا نہیں تو پھر کیا کیا؟

چودھری۔ میں نے انہیں گروی رکھدیا گروی!

سقراط۔ کیا اپنے زیوروں کی ضمانت پر بارہ فیصدی پر تم نے قرض لیا؟

چودھری۔ ہاں ہاں کیوں نہیں۔

سُقراط۔ لیکن دنیا میں اس سے بڑھکر پاگل پن اور نہیں ہو سکتا۔ تم ان کم نسبت چیزوں کے خریدتے وقت کچھ روپیہ کے ٹوٹے میں رہتے ہو۔ پھر ان کے پہننے میں روپیہ ضائع ہوتا ہے! اور اب تم انہیں گروی رکھ کے روپیہ کھوتے ہو! اور جب تک تم انہیں چھڑاؤ! اسی طرح روپیہ خراب کرتے چلے جاؤ گے۔

چودھری۔ یہی بات۔ لیکن مجھے پہلے اس کا خیال نہیں آیا۔

سقراط۔ تو لو اب اس کا خیال کرنے لگو تم ان کی قیمت گروی چھوڑانے کے وقت تک سود میں ہی دے ڈالو گے۔ اگر ایسا ہی ہے۔ تو انہیں بیچ ڈالو جب حالت سنبھلے اور خرید لو۔ لیکن ہرگز ہرگز۔ گروی نہ رکھو۔ یہ تو تمہاری تنگی کے وقت پر کام آنیوالی چیز ہے۔ فوراً بیچ ڈالو! اور گروی رکھ کر ہمیشہ کیلئے اپنے آپ کو اپاہج نہ بناؤ۔ جب حالت سنبھل جائے تو ان کے متعلق سوچو اور اپنا یہ قحط سالی کا آذوقہ ان میں ڈالدو! اسوقت تک تمہاری مدرسہ میں جانیوالی بچیاں تمہاری مدد کرنیکے لائق ہو جائینگی اور تمہارے ٹھیک طرح سے چلنے پر اصرار کرینگے وقت کسی قسم کا جھگڑا نہ ہونے دینگی! اور اسطرح گھر کے امن وامان میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع لدھیانہ اور اسکی خصوصیات

KHILAFAT LIBRARY

لدھیانہ کا ضلع وہ علاقہ ہے۔ جو لودھیوں اور مغلوں کے زمانے میں نہایت شاداب اور متمدن علاقہ تھا۔ علماء اور مشائخ درس و تدریس کا شغل جاری رکھتے تھے۔ اور ہر طرف علم و فضل کا دریا موجیں مار رہا تھا۔ زبان بھی نہایت شستہ تھی۔ اور دہلی کی زبان سے مناسبت رکھتی تھی۔ چنانچہ اسوقت تک بھی بعض محاورات دہلی کی ٹکسالی زبان کے عین مطابق بولے جاتے ہیں۔ میرے والد صاحب فرمایا کرتے ہیں کہ میں اوائل عمر میں دیوانِ ذوق پڑھا کرتا تھا۔ جب میں نے یہ شعر پڑھا کہ ؎

تیرا بیمار نہ سنبھلا جو سنبھالا لے کر
چپکے ہو بیٹھ رہے دم کو مسیحا لیکر

تو اس کے معنی سمجھ نہیں آتے تھے۔ ایکدن میں نے اپنی والدہ ماجدہ کے سامنے یہ شعر پڑھا اور اس مشکل کو ان کے آگے پیش کیا۔ اور کہا۔ کہ سنبھالا لینا۔ خدا جانے کیا ہوتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ سنبھالا لینا تو ہم بھی بولتے ہیں۔ یعنے جب کوئی بیمار قریب المرگ ہوتا ہے۔ تو نزع سے ذرا پہلے اس پر ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ وہ بالکل تندرست معلوم ہوتا ہے۔ اسوقت وہ تندرستوں کی طرح کھاتا پیتا ہے۔ وہ اُسکا آخری کھانا ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ مرجاتا ہے۔ پھر جب عورتیں جمع ہوتی ہیں۔ اور اس کے آخری کھانے کا مذکور ہوتا ہے۔ تو کہتی ہیں کہ بہن اس نے کھانا کیا کھایا تھا۔ اس نے تو سنبھالا لیا تھا۔

واضح ہو کہ اس ضلع میں سکھوں کی آبادی پنجاب کے تمام دیگر اضلاع کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اور شرک اور کفر کے بدترین نمونے یہاں روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں۔

اس علاقہ میں سرہند کا مقدس شہر موجود ہے۔ جہاں حضرت مجدد الف ثانی رحمت اللہ علیہ گذرے ہیں۔ اور یہ سارا علاقہ ان دنوں صوبہ سرہند کے ماتحت تھا۔ جسقدر پرانے قصبے ہیں ان میں اسلامی زمانے کی یادگاریں۔ مسجدوں مقبروں اور سراؤں کی شکل میں موجود ہیں۔ لدھیانہ اور سرہند کے درمیان میں ایک گاؤں ہے۔ جو شہنشاہ اورنگ زیب کے نام پر عالمگیر کے نام سے مشہور چلا آتا ہے۔ اسکی آبادی کا ایک تاریخی قصہ زبان زد خلائق ہے قصہ یوں ہے۔ کہ خاص شہر لدھیانہ میں اُن دنوں لودھیوں کا خاندان آباد تھا۔ وہی شہر کے حاکم تھے۔ اخلاقی لحاظ سے ان کا نمونہ اچھا نہ تھا۔ اس معاملے کی اطلاع حضرت شہنشاہ اورنگ زیب کے کانوں تک پہنچی چنانچہ بادشاہ نے فوراً ارادہ کر لیا کہ خود بنفسِ نفیس لدھیانہ تشریف لے جائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راستہ یہی تھا۔ یعنے دہلی سے سرہند اور سرہند سے لدھیانہ جب بادشاہ سرہند اور لدھیانہ کے درمیان میں آئے راستہ میں ایک جگہ آکر ٹھہر گئے جہاں لوگ ایک نیا گاؤں آباد کر رہے تھے۔ بادشاہ سلامت نے دریافت فرمایا کہ اس گاؤں کا نام کیا رکھا ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ حضور ابھی اس کا نام نہیں رکھا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کا نام عالمگیر رکھ دو۔ چنانچہ یہی اس کا نام رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے لدھیانہ میں پہنچکر تحقیقات شروع کی۔ تو معلوم ہوا کہ زیادہ تکلیف اس ہندو خاندانوں کو ہے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس سارے خاندان کو تباہ کر دیا جائے۔ چنانچہ آجکل لدھیانہ میں کئی قومیں آباد ہیں۔ کشمیری مغل پٹھان لیکن کوئی لودھی نظر نہیں آئے گا۔ دیکھئے یہ ہے اسلامی حکومت کا عدل و انصاف کہ ہندوؤں کی خاطر ایک حکمران خاندان کو تباہ و برباد کر دیا گیا۔ لیکن آج وہی ہندو ہیں۔ کہ اورنگ زیب کو ظالم جابر اور متعصب قرار دے رہے ہیں +

اس علاقہ میں ایک گاؤں ماچھی واڑہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بھی اسلامی زمانہ میں بڑا بارونق شہر تھا۔ بیرم خاں نے اسی مقام پر لودھیوں کے ایک زبردست لشکر کو شکست فاش دی تھی اور بے شمار ہاتھی گھوڑے اور دیگر انواع و اقسام کے اسباب بھی لوٹ میں ملے تھے جس پر ہمایوں بہت خوش ہوا تھا۔ اور بیرم خاں کو خطاب اور جاگیر اور بے شمار انعام عطا فرمایا تھا۔ نیز جب سکھوں کے دسویں گورو گوبند سنگھ کی سلطنت مغلیہ سے ناچاقی ہوئی تو اسی گاؤں میں دو مسلمان بھائیوں عبد النبی خاں اور عبد الغنی کے ہاں پناہ گزیں ہوئے۔ چنانچہ شاہی فوج کو بھی معلوم ہو گیا تو انہوں نے دونوں بھائیوں کو حکم دیا کہ گوبند سنگھ کو ہمارے حوالے کر دو۔ جواب میں فوج کے افسر کو کہا گیا کہ یہ تو ہمارے اُچ شریف کے پیر ہیں۔ چنانچہ فوج واپس چلی گئی۔ اس واقعہ سے مسلمانوں کی رحم دلی نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ اب میں وہ واقعہ درج کرتی ہوں۔ جو کہ احمدیت سے زبردست تعلق رکھتا ہے۔ جن بہنوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب نشانِ آسمانی اور ازالہ اوہام پڑھی ہو گی۔ ان کو معلوم ہو گا۔ کہ حضرت صاحب نے ایک نیک مرد مسمی کریم بخش سکنہ جمالپور ضلع لدھیانہ کی زبانی اور بے شمار اہالیانِ جمالپور کی مستند گواہیوں سے یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ:۔

"کہ ایک بزرگ گلاب شاہ نام جو بباعث اپنے کمالاتِ فقر کے بہت مشہور ہو گیا تھا۔ اور اصل باشندہ لاہور کا تھا۔ ہمارے گاؤں جمالپور میں آرہا تھا۔ اور ابتدا میں ایک فقیر سالک اور زاہد اور عابد تھا۔ اور اسرارِ توحید اس کے منہ سے نکلتے تھے لیکن آخر اس پر ایک ربودگی اور بے ہوشی طاری ہو کر مجذوب ہو گیا تھا۔ اور بعض اوقات قبل از ظہور بعض غیب کی باتیں اس کی زبان پر جاری ہوتی تھیں

KHILAFAT LIBRARY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جس طرح وہ بیان کرتا آخر اسی طرح پوری ہو جائیں۔ چنانچہ ایک دفعہ اس نے سمت ستّرہ کے قحط سے پہلے ایک قحط شدید کے آنے کی پیش گوئی کی تھی۔ اور پیش از وقوع مجھے بھی خبر دی تھی۔ اور ایک دفعہ اس نے بتلایا کہ موضع رامپور ریاست پٹیالہ تحصیل پائل کے قریب جہاں اب نہر چلتی ہے۔ ہم نے وہاں نشان لگایا ہے کہ یہاں دریا چلے گا۔ پھر بعد ایک مدت کے وہاں اسی نشان کی جگہ پر نہر جاری ہوگئی۔ جو درحقیقت دریا کی ہی ایک شاخ ہے۔ یہ پیش گوئی ان کی سارے جمالپور میں مشہور ہے۔ ایسی ہی ان کی اور بھی کئی پیش گوئیاں تھیں جو پوری ہوتی رہیں"۔

"اس بزرگ نے ایک دفعہ جس بات کو عرصہ تیس سال گزرا ہوگا۔ مجھ کو کہا کہ عیسٰے اب جوان ہوگیا ہے۔ اور لدھیانہ میں آکر قرآن کی غلطیاں نکالے گا۔ اور قرآن کی رو سے فیصلہ کریگا اور کہا کہ مولوی اس سے انکار کریں گے۔ اور جب وہ عیسٰی لدھیانہ میں آئیگا۔ تو قحط بہت پڑیگا۔ پھر میں نے پوچھا۔ کہ عیسٰی اب کہاں ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ۔ مسیح قادیان میں تب میں نے کہا کہ قادیان تو لدھیانہ سے ۳ کوس ہے وہاں عیسٰی کہاں ہے۔ اس کا انہوں نے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ عیسٰی علیہ السلام نبی اللہ تو آسمان پر اٹھائے گئے اور کعبہ پر اترینگے تب انہوں نے جواب دیا کہ عیسٰی ابن مریم نبی اللہ تو مر گیا ہے۔ اب وہ نہیں آئے گا۔ ہم نے اچھی طرح تحقیق کی ہے۔ کہ مر گیا ہے۔ ہم بادشاہ ہیں جھوٹ نہیں بولیں گے"۔ ازالہ اوہام صفحہ ۲۸۸ طبع پنجم۔

KHILAFAT LIBRARY

دوسرے یہ شرف بھی لدھیانے کو ہی حاصل ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی بیعت جو ۱۸۸۹ء میں لی تھی وہ لدھیانے میں ہی لی تھی اور کئی سال تک متواتر وہاں جاتے رہے۔ اور مہینوں وہاں ٹھہرتے رہے۔ اور لدھیانہ کا وہ مباحثہ بھی مشہور ہے جو مولوی محمد حسین بٹالوی سے ہوا تھا۔

امید ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں کی برکت سے اس ضلع میں اسلام کی وہ شان و شوکت قائم ہوگی جو کبھی پہلے نہ ہوئی تھی۔ اور اسلام کا چراغ انشاءاللہ ایسا روشن ہوگا جس کی شعاعیں دور دور تک اجالا کریں گی۔

والسلام

(امۃ اللہ مبارکہ بنت مولوی نعمت اللہ خان صاحب گوہر قادیان)

نسخہ پاؤں پھٹنے کا

پہلے گھی گرم کیا جائے اور اس کے بعد آئیں موم ڈالکر گرم کیا جائے۔ اور پھر رال ڈالکر اتار لیں۔ اور ٹھنڈا ہو جانے پر استعمال کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ فاتحہ سب سے بہتر دعا ہے

میری معززہ بہنو! سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوئی اپنی بہنوں کی خدمت میں یہ عرض کرتی ہوں کہ انسان جو ہے وہ عالم الغیب نہیں ہے۔ اس لئے یہ نہیں جانتا کہ جو چیز وہ اپنے لئے طلب کر رہا ہے۔ فی الواقع اس کے لئے مفید ہوگی۔ پیاری بہنو بارہا دیکھا جاتا ہے کہ انسان اپنے لئے ایک امر مفید سمجھ کر اختیار کر لیتا ہے۔ مگر نتیجہ اس کے خلاف نکلتا ہے اور پھر اس کام کے لئے پچھتانا پڑتا ہے۔ مثلاً ایک دوکاندار سودا کا کرنا اور خیال کرتا ہے۔ کہ یہ میرے لئے مفید ہے مگر بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہے۔ اسلئے خداتعالیٰ نے ہمیں ایسی جامع دعا سکھائی ہے۔ جس میں خدا تعالےٰ سے یہ طلب کیا جاتا ہے۔ کہ اگر یہ چیز مفید ہے تو ہم کو حاصل ہو۔ ورنہ اسکے بد اثرات سے محفوظ رکھ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ یعنے ہم کو سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کئے۔ اور نہ چلا ہم کو ان لوگوں کی راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا۔ اور نہ گمراہوں کے تو عزیز بہنو ہم کو اپنی ذاتی خواہش کے غلام نہ بن جانا چاہیئے۔ بلکہ جو دعا ہو اللہ تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے ہو۔ اپنی ذاتی خواہش کے ماتحت دعا مانگنے کے متعلق میں آپ کو ایک شہزادے کا قصہ سناتی ہوں۔ کہتے ہیں۔ ایک شہزادہ تھا اس کو سونے کی چیزوں سے کمال رغبت اور نہایت شوق تھا۔ آئے دن سنہری چیزوں کیواسطے حکم دیا کرتا تھا۔ اور وہ تیار ہوتی رہتی تھیں۔ ہوتے ہوتے اس شوق نے اس قدر ترقی پائی۔ کہ شہزادے نے یہ دعا مانگنی شروع کی۔ کہ اے پروردگار بر آرندہ حاجات تُو سے ناامیدی کسی کو نہیں ہے۔ یہ دعا کسی وقت اثر پذیر ہو گئی۔ اور ایک فرشتہ نہ خانے میں جہاں شہزادہ تنہائی میں دعا مانگا کرتا تھا۔ اس کو دفعتاً نظر پڑا جس نے یہ کہا۔ کہ آج شام سے جس چیز کو تم چھوؤ گے وہ سونے کی بن جائیگی۔ یہ کہہ کر فرشتہ غائب ہو گیا۔ اب شہزادہ دل میں نہایت خوش ہوا۔ جیوں تیوں کر کے وہ دن کاٹا۔ شام ہوئی اشتیاق و بیقراری میں قبل از وقت متفرق اشیاء کو چھونا شروع کر دیا۔ اور جب وہ ساعت آئی ایک چیز چھوتے ہی سونے کی ہو گئی دیر نہ لگی اب تو شہزادے کی خوشی کا کچھ ٹھکانا نہ رہا۔ پھولے نہ سمائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہوا کہ اسی عرصہ میں جو پانی پینے کو مانگا وہ بھی چھوتے ہی سونے کا ہو گیا۔ کیونکہ پیاری بہنو کوئی چیز مستثنیٰ تو کی ہی نہیں گئی تھی۔ اب بتاؤ وہ اس کو کسطرح پئیں۔ جب کھانا کھانے بیٹھے ہاتھ لگاتے ہی وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی سونے کا ہو گیا - اب تو بہت پریشان ہوئے بھوکا اور پیاسا رہنا پڑا - عقل ٹھکانے آنے کے ڈھنگ شروع ہو گئے - جیسی کچھ حالت شہزادے کی ہوئی ہو گی - ہر ایک انسان اپنے دل میں اندازہ لگا سکتا ہے - ناچار مقولہ مُلّا کی دوڑ مسجد تک جناب باری میں ملتجی ہونے کے سوا اور کوئی چارہ نظر نہیں آیا - اور اپنی غلطی پر پشیمان اور نادم ہو کر یہ دعا مانگی اے رازق اور رحیم کھانا پانی دے۔

میری محترم بہنو بعد عرصے کے شہزادے پر رحم ہوا - اور وہی فرشتہ پھر دکھائی دیا - اور اس نے یہ نصیحت کی - کہ صانع قدرت نے اپنے بندوں کے لئے سب چیزیں دنیا میں مقدار اور جگہ و موقع کے لحاظ سے بنائی ہیں - اور وہ ایسا انتظام ہے - کہ اس میں بال بھر تو کہنا بڑی بات ہے کسی بشر کو دم مارنے کی مجال نہیں ہے - حرص سے بری کوئی چیز نہیں ہے - دراصل غلطی بھی یہی ہے - اس سے پرہیز ہر آن لازم ہے - انسان ضعیف العقل اور ضعیف البنیان کی کیا طاقت اور کیا ہستی ہے - کہ اس مقدمۂ انتظام دنیا میں زبان کھولے تم کو نصیحت ہے - کہ آئندہ ایسے لغو خیالات میں ہرگز نہ پڑنا بمقابلہ خواہش عقل سے کام لینا تم کو پھر رزق دیا گیا ہے - یہ کہکر فرشتہ غائب ہو گیا میری عزیز بہنو ہم کو مناسب ہے - کہ جب اپنی کسی مطلب یا ضرورت کے واسطے اللہ تعالے

سے دعا مانگیں تو اخیر میں یہ الفاظ ضرور کہدیں کہ اے اللہ جو ہم طلب کر رہے ہیں - اور اس چیز کی ہم کو سخت ضرورت بھی ہے - اگر یہ تیرے نزدیک ہمارے لئے دین و دنیا میں بہتری اور بھلائی اور ترقی کا موجب ہو تو ہمارے لئے مہیا فرما ورنہ اس کام سے ہمکو نفرت دیدے اور ہمارے لئے اس کے عوض میں بہتر سے بہتر اسباب مہیا فرما کیونکہ نیک - اور بد انجام کا علم تجھکو ہی ہے۔

تو پیاری بہنو شہزادے کیطرح ہم کو پشیمان ہونے کا موقع نہ ملے - اب میں اپنا مضمون ختم کرتی ہوں اور اللہ تعالے کے حضور دعا کرتی ہوں - کہ ہم سب احمدی بہنو کو سورۃ فاتحہ کی جو جامع دعا ہے - اسپر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین ؛

(راقمہ لیاقت زمانی بیگم از قصبہ بلب گڑھ ضلع گوڑگانواں)

KHILAFAT LIBRARY

مضامین نگار توجہ کریں

خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت میں بہت سی خواتین لکھی پڑھی ہیں - وہ ہر ہفتے کوئی نہ کوئی مضمون یا نوٹ یا دستکاری کا نمونہ ہمیں بھیجا کریں - تاکہ دوسری بہنوں کو فائدہ پہنچے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا نبی کریم

اغیار کی گواہی

(۱) حضرت محمد صلعم کے اسلام کی بنیاد دیگر مذاہب سے زیادہ مستحکم ہے (مسٹر بنیک روڈ مڈیر ورلڈ)

(۲) حضرت محمد صلعم نے صرف توحید ہی کا سبق نہیں دیا۔ بلکہ اقوام عالم کو زندہ کر کے ان میں تازگی اور شادابی کی روح پھونک دی۔ (مسٹر ہربن مصنف دی ریویو آف ریلیجنز)

(۳) حضرت محمد صلعم کی تبلیغ و ہدایت خالص سچائی پر منحصر تھی وہ ایک پاکباز اور مقدس بزرگ تھے۔ (ڈاکٹر گبن)

(۴) حضرت محمد صلعم کے فضائل نہایت پاکیزہ اور اخلاق اعلےٰ تھے۔ (مسٹر آرتھر گلمین مصنف ہسٹری آف اسلام)

(۵) حضرت محمد صلعم نے وحشی اقوام کی زبردست اصلاح فرمائی اور اس وقت بھی وہ نبی امی اپنی قبر کے اندر کروڑوں بندگان خدا کو اسلام پر قائم رکھے ہوئے ہیں۔ (ڈاکٹر لیبان)

(۶) حضرت محمد صلعم اگر مبعوث نہ ہوتے تو انسان گمراہی کے اندھیرے میں بھٹکتا رہتا۔ (ٹالسٹائی)

(۷) حضرت محمد صلعم اپنی اولوالعزمی اخلاقی جرأت خلوص، صداقت، دیانت، سادگی، رحم و کرم میں بےمثال تھے۔ (کرنل سائکس)

(۸) حضرت محمد صلعم کی صداقت کا پختہ ثبوت یہ ہے۔ کہ سب سے پہلے ان کے گھر والے اور عزیز و اقارب ایمان لائے۔ (جان ڈیون پورٹ)

(۹) حضرت محمد صلعم کی تعلیمات کو ہی یہ خوبی ملی ہے۔ کہ اس میں وہ تمام اچھی باتیں موجود ہیں جو دیگر مذاہب میں نہیں پائی جاتیں۔ (کلارک)

(۱۰) آٹھویں صدی میں مسلمانوں نے اسپین فتح کیا۔ اور آناً فاناً ملک میں اعلیٰ درجہ کی تہذیب و تمدن کو پھیلا دیا۔ یہ سب خوبیاں محمد صلعم کے طفیل میں تھیں، تجارت صنعت و حرفت کی شیفتگی نے عیسائی دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ (چارلس)

(۱۱) حضرت محمد صلعم کی زندگی دنیا کو مفید سبق دیتی ہے۔ بشرطیکہ دیکھنے والی آنکھ سمجھنے والا دماغ اور محسوس کرنے والا دل ہو۔ (سوامی سیتہ دیو دھاگی)

(۱۲) حضرت محمد صلعم نے دنیا میں اسلام پھیلایا جس میں خدا ترسی۔ پرہیزگاری ایسی کامل درجہ پر ہے۔ جو دیگر مذاہب میں نہیں۔ (سر ولیم میور)

(نصیحت)

KHILAFAT LIBRARY

مصباح کی توسیع اشاعت

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے۔ کہ وہ مصباح کی توسیع اشاعت میں پوری پوری کوشش کرے ۔

(منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد لنڈن کا چندہ

ہماری جہلم کی جماعت نہایت غریب اور نادار جماعت ہے۔ اور عموماً لوگ تاجر ہیں دوسرے گذشتہ ۳ سال میں ۳ دفعہ طغیانی نے ان بیچاروں کی مالی حالت اور بھی گرا دی ہے۔ مگر تاہم حضور کی اپیل پر جو کہ مسجد لنڈن کی مرمت کے لئے کی گئی ہے۔ اس موقع کو نہایت قیمتی سمجھکر حضور کے مبارک آواز پر لبیک کہتے ہوئے کچھ نہ کچھ رقم جمع کر کے بھیج دی ہے۔

اہلیہ چوہدری صادق علی صاحب۔ اہلیہ ثانی چوہدری صادق علی صاحب۔ اہلیہ ڈاکٹر یعقوب خانصاحب۔ اہلیہ چوہدری محمد شفیع خان صاحب۔ اہلیہ بابو محمد سلیم صاحب۔ اہلیہ بابو عبد المجید صاحب نے پانچ پانچ روپے دیئے۔ اہلیہ محمد حسین صاحب شانہ گر۔ اہلیہ شیخ غلام حیدر صاحب۔ اہلیہ مستری اللہ دین صاحب۔ اہلیہ مستری عبد الکریم صاحب۔ اہلیہ شیخ عبد العزیز صاحب۔ اہلیہ شیخ فضل حق صاحب۔ اہلیہ چوہدری نصر اللہ خانصاحب۔ اہلیہ عبد الکریم صاحب۔ اہلیہ مولوی عبد المغنی صاحب۔ والدہ فیروز دین صاحب۔ اہلیہ میاں محمد بخش صاحب۔ اہلیہ شیخ عبد الحق صاحب نے ایک ایک روپیہ اور باقی بہت سی خواتین نے حسب توفیق دیا۔ کل رقم بیجا نش روپے ہوئی۔

(سکرٹری امۃ اللہ جان جہلم)

فہرست چندہ مسجد لنڈن

گذشتہ فہرست سے آگے

KHILAFAT LIBRARY

۱۔ لجنہ اماء اللہ قادیان .... ماللعہ
۲۔ لنڈی کوتل جماعت .... ؎
۳۔ جماعت کبرنگ .... عہ
۴۔ اٹر پور بذریعہ عنایت اللہ خاں ... ؎
۵۔ اوڈر بذریعہ محمد حسین صاحب ... ؎ار
۶۔ باڑی پور بذریعہ فضل الرحمن صاحب للعہ
۷۔ جماعت سٹروعہ چوہدری عبد العزیز صاحب عہ
۸۔ ؍؍ کاٹھ گڑھ للعہ
۹۔ ؍؍ لجنہ اماء اللہ منٹگمری محمودہ بیگم صاحبہ ؎ار
۱۰۔ ؍؍ کھاریاں بذریعہ چوہدری فضل الہی صاحب للعہ
۱۱۔ ؍؍ لدھیانہ بذریعہ صوفی عبد الرحیم صاحب عہ
۱۲۔ ؍؍ علی گڑھ یو۔ پی بذریعہ شیخ محمد حسین صاحب ؎
۱۳۔ ؍؍ نوشہرہ .... عہ
۱۴۔ ؍؍ کپور تھلہ بذریعہ جناب محمد احمد خانصاحب وکیل .... عہ
۱۵۔ جماعت ڈھلوان بذریعہ عبد المجید صاحب مجسٹریٹ .... عہ
۱۶۔ جماعت بھرٹ چک ۳۵ ع ب للعہ
۱۷۔ ؍؍ جڑانوالہ .... عہ
۱۸۔ ؍؍ صریح ضلع جالندھر .... ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۔ جماعت کوہاٹ .... اعہ
۲۰۔ " کوٹ کبیرا .... للعہ
۲۱۔ " رامپور بذریعہ خانصاحب ذوالفقار علیخانصاحب عہ
۲۲۔ " ڈنگہ .... لعہ
۲۳۔ " میانوال غلام علیصاحب .. ؏ ۱۲
۲۴۔ " روش محمد عالم جمعدار ... لعہ ۸
۲۵۔ " تہال بذریعہ ڈاکٹر نور احمد صاحب صہ
۲۶۔ لنگیری بذریعہ عبدالغنی صاحب ؏
۲۷۔ " مالیرکوٹلہ محمد بخش صاحب ہیڈ سگینہ اعہ
۲۸۔ منشی احمد دین صاحب ...
۲۹۔ جماعت منصوری بذریعہ سید عبدالمجید صاحب صہ
۳۰۔ " کلکتہ .... عہ
۳۱۔ " شملہ .... للعہ
۳۲۔ " نشاہدرہ .... للعہ ۱۲
۳۳۔ " ملتان .... عہ
۳۴۔ " بنارس .... صہ
۳۵۔ " کیمبل پور .... عہ
۳۶۔ " لائلپور بذریعہ محمد حسین صاحب ؏
۳۷۔ " علی پور .... صہ ۱۲
۳۸۔ " محلانوالا .... سہ
۳۹۔ " سعد اللہ پور ۸
۴۰۔ " پنگاڑی .... لعہ
۴۱۔ " چکوال .... اعہ
۴۲۔ " وزیرآباد بذریعہ چوہدری عزیز اللہ صاحب اعہ
۴۳۔ " ڈیرہ غازیخان بذریعہ الف بیگم صاحبہ عہ

۴۴۔ جماعت جام پور .... صہ
۴۵۔ " پشاور بذریعہ عبدالمجید صاحب عہ ۸
۴۶۔ " پونہ بذریعہ ولی اللہ صاحب ۔ اعہ
۴۷۔ " مونگ بذریعہ سید حیدر شاہ صاحب ؏
۴۸۔ " بنگلور بذریعہ سردار حسن صاحب ۔ عہ
۴۹۔ " کالاگوجراں ضلع جہلم ..... عہ
۵۰۔ " سکھر .... سہ
۵۱۔ " سمبڑیال .... لعہ ۸
۵۲۔ " جالندھر چھاؤنی .... صہ
۵۳۔ " کٹک .... عہ ۸
۵۴۔ " امرتسر .... عہ
۵۵۔ " والٹن ٹریننگ سکول ..... عہ
۵۶۔ " کلانور .... ؏ ۱
۵۷۔ " انبالہ .... للعہ
۵۸۔ " چاسدہ بذریعہ تھانیدار صاحب محمد اکرم عہ ۸
۵۹۔ " لاہور بابو فضل الدین صاحب عہ ۴
۶۰۔ " محبوب نگر میر اسحاق علی صاحب صہ
۶۱۔ " مونگھیر مولوی محمد ظریف صاحب عہ
۶۲۔ " سرائے نورنگ بذریعہ محمد طیب صاحب عہ ۱۰
۶۳۔ " جہلم مستری شاہ عالم صاحب لعہ ۱۴
۶۴۔ " بیگم پور علی محمد خان ..... عہ ۶
۶۵۔ " گوجرہ .... عہ ۴
۶۶۔ " فیض آباد ڈاکٹر محمد رفیع صاحب سہ ۲
۶۷۔ " جیٹھہ گورداسپور .... عہ
۶۸۔ " لینالہ اسٹیٹ .... عہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد لنڈن کا چندہ

(۱)

حضرت صاحب کا اپیل آنے پر ۳۰ اگست ۱۹۳۱ء بروز اتوار یہاں پر لجنہ اماءاللہ کا جلسہ ہوا چندہ اکٹھا کیا گیا جس کی میزان انتالیس روپے۔ حسب تفصیل ذیل ہے۔ اور اہلیہ محمد شریف صاحب نے اعلان کر دیا۔ کہ چندہ ۲۵ روپے دیدیئے ہیں۔ غلام فاطمہ اہلیہ بابو عبدالغنی۔ احمد بی بی۔ حشمت بی بی۔ کلثوم بانو۔ نے پانچ پانچ روپے اور اہلیہ بابو عبدالرحمٰن نے چھ روپے! ور لطیفن صاحبہ رابعہ بی بی صاحبہ نے دو دو روپے دیئے۔ اور باقی کئی خواتین نے ایک ایک روپیہ دیا۔ کل وصولی ۳۹ روپے +

(امتہ الحی بنت بابو عبدالغنی سکرٹری تبلیغ انبالہ شہر)

(۲)

مورخہ ۱۱ ستمبر کو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک بابت مرمت مسجد لنڈن پر مندرجہ ذیل بہنوں نے حسب حیثیت چندہ دیکر اپنی خلوص نیت اور محبت دینی کا ثبوت دیا۔ خدا تعالیٰ ان کے اخلاص کو قبولیت کا درجہ بخشے۔ آمین۔

ایس ایس نسیم بیگم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب آٹھ روپے اور امتہ الرشید دختر ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کپتان نے دو روپے۔ اور اہلیہ حکیم محمد بخش صاحب۔ بتول بیگم ۲ دختر حکیم محمد بخش صاحب۔ صاحبزادہ سید اعجاز مبارکہ بیگم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ ثمرہ صادقہ ناصرہ۔ زہرہ خاتون محمد الدین صاحب۔ فیروزہ اہلیہ فتح محمد صاحب۔ اہلیہ و دختران حافظ مشتاق احمد صاحب مع بچگان بنت حکیم صاحب نے ایک ایک روپیہ دیا۔ کل سترہ روپے ہوئے +

(امتہ الرشید بنت ڈاکٹر محمد حسین صاحب آئی ایم ڈی ایس کیمبلپور)

۶۹- جماعت ڈیرہ دون . . . . [illegible]
۷۰- کوئٹہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب [illegible]
۷۱- فیروزپور بابو محمد عثمان صاحب [illegible]
۷۲- سرگودھا مولوی محمد عبداللہ صاحب [illegible]
۷۳- علی محمد صاحب منڈی . . . . [illegible]
۷۴- بابو اللہ بخش صاحب ہیڈ سگنیلر [illegible]
۷۵- محمد شفیع صاحب کنسٹیبل . . . . [illegible]
۷۶- ڈاکٹر گوہر دین صاحب برما [illegible]
۷۷- عبدالمجید صاحب شوق محمود آباد [illegible]
۷۸- محمد الدین صاحب رانچی . . . [illegible]
۷۹- محمد جلال الدین صاحب مھرول [illegible]
۸۰- ڈاکٹر رحمت علی صاحب راجپورہ [illegible]
۸۱- ماسٹر خیر الدین صاحب امراوتی [illegible]
۸۲- دانشمند صاحب احمد باندہ . . . [illegible]
۸۳- محمد ایوب صاحب موتی ہار ضلع چمپارون . . . . . [illegible]
۸۴- رحمت اللہ خانصاحب نکارپور اڑیسہ [illegible]
۸۵- جمعدار ولایت اللہ صاحب جھال سونی ضلع لائلپور . . . . . . [illegible]
۸۶- محمد عزیز اللہ صاحب میراں پور [illegible]
۸۷- حسن خاں صاحب برہانہ . . . [illegible]
۸۸- الطاف حسن خانصاحب لودھی پور [illegible]
۸۹- میاں میراں بخش صاحب تلونڈی راما [illegible]
۹۰- بابو محمد شفیع صاحب میانوالی . . . [illegible]

(باقی دارد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح۔ قادیان۔ دارالامان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

میزپوش کی بیل اور پھول

گلدستہ کے کونوں پر ڈی۔ ایم۔ سی کے گولے نمبر ۸ سے نکالیں۔ اور بیل میزپوش کے ... کناروں پر نکالی جائیں۔ پتیاں سبز ڈی۔ ایم۔ سی کے گولے سے اور پھول ہلکا گلابی رنگ سے نکالیں تو بہت خوشنما لگتا ہے۔

(۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ایس کے بنت ڈاکٹر قاضی لعل الدین ہوشیارپوری قادیان)

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا